© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد یاسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ

نمونۂ سلف مولانا عطاء اللہ طارق رحمۃ اللہ علیہ

یوں تو ہر شخص میں کچھ نہ کچھ انفرادیت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے احباب اور حلقے میں محبوب اور ہر دلعزیز ہوتا ہے اور لوگ نہ صرف اس کی عزت کرتے ہیں بلکہ اس کی بات کو حرف آخر سمجھتے ہیں۔ ان شخصیات میں ایک باکردار عالم دین مولانا عطاء اللہ طارق بھی تھے۔ جن کی وفات حسرت آیات بتاریخ ۱۹ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک گگو منڈی ضلع وہاڑی میں ہوئی۔

مولانا عطاء اللہ طارق میں لاتعداد خوبیاں تھیں، آپ بے حد مخلص، راسخ العقیدہ، کتاب وسنت پر کاربند، سلف صالحین کا نمونہ، ہمدرد، نرم خو، ملنسار، قناعت پسند، سادگی کے پیکر، اعلیٰ اخلاق کے حامل، عالم باعمل تھے۔ پوری زندگی ادعو إلی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة کی عملی تصویر تھے۔ صاحب بصیرت تھے اور نہایت مثبت اور محتاط گفتگو کے عادی تھے۔ حق گو تھے، دینی حمیت اور غیرت کا برملا اظہار کرتے تھے، صابر وشاکر تھے۔

مولانا مرحوم نے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے فراغت پائی اور مولانا معین الدین لکھوی کے حکم پر گگو منڈی جامع مسجد قدس میں اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ اس قدر استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ کام کیا کہ چالیس سال ایک ہی جگہ خدمت سرانجام دی اور اسی جگہ سے جنازہ اُٹھا۔ جس دور میں آپ نے کام کا آغاز کیا، وہ بہت ہی مشکل وقت تھا۔ پاکپتن سے لے کر ملتان تک چند ایک مقام کے علاوہ کسی جگہ توحید و رسالت کی دعوت دینے والا کوئی نہ تھا۔ آپ نے بڑی دانائی اور حکمت سے دعوت پیش کی اور اسلام کی حقانیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ دھیرے دھیرے آپ نے لوگوں کی توجہ حاصل کی، قرب وجوار سے لاتعداد لوگ آپ کا خطبہ جمعہ سننے کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ کی سادہ مگر پُر تاثیر گفتگو دِلوں پر اثر کرجاتی اور شوق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مزید بڑھ جاتا۔ لوگ ایک دوسرے کو دعوت دے کر لاتے۔ اس طرح یہ حلقہ بڑھتا چلا جاتا۔ توحید و رسالت کی حقیقت سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد کتاب وسنت کی اتباع، صحابہ کرام کی عظمت، آئمہ اور اولیاء کرام کے مقام ومرتبے کی صحیح پہچان ہو جاتی۔ لوگ اس قدر متاثر ہوئے کہ پھر آپ کے بیان دیہاتوں میں ہونے لگے۔ خصوصی دعوت پر آپ قرب وجوار کے علاقوں میں جاتے اور وعظ فرماتے۔ آپ کی گفتگو بڑی توجہ سے سنی جاتی۔

سب سے پہلے میں نے ۱۹۷۱ء میں آپ کو دیکھا۔ اس وقت آپ جوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔ نماز جمعہ کے بعد آپ سے ملا۔ میرے ہمراہ میرے بڑے بھائی محمد صدیق چودھری تھے۔ انہوں نے تعارف کروایا کہ یہ میرے بھائی ہیں اور فیصل آباد مدرسہ دار القرآن میں پڑھتے ہیں۔ بڑی خوشی کا اظہار کیا اور دعائیں دیں۔ محنت سے پڑھنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مسلسل رابطہ رہا۔ جب کبھی گاؤں گیا، آپ کو ملنے ضرور جاتا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ تمام مکاتب فکر کے لوگ اور خواص آپ کو قدر کی نظر سے دیکھتے تھے اور بے حد احترام کرتے تھے۔ کوئی بھی اجتماعی مسئلہ ہوتا، قومی یکجہتی کا اظہار ہوتا، آپ ہراول دستے میں نظر آتے۔

مدینہ یونیورسٹی میں داخلے کے بعد یہ ملاقات سال بعد ہوتی۔ گھنٹوں مجلس ہوتی، سال بھر کے مسائل، معاملات، سیاسی حالات پر خوب گفتگو ہوتی۔ بڑی بے تکلفی سے اپنی رائے کا اظہار فرماتے تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ خصوصاً آپ مولانا معین الدین لکھوی حفظہ اللہ تعالیٰ کے گرویدا تھے اور انہیں اپنا روحانی پیشوا مانتے تھے۔ میاں فضل حق کے ساتھ بھی آپ کو دلی محبت تھی۔ اکثر ان کا تذکرہ کرتے۔ ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے تھے۔ جامع مسجد قدس کی انتظامیہ ہی گگومنڈی کی جماعت تھی۔ جن میں پیش پیش ڈاکٹر محمد اسماعیل مرحوم، حاجی محمد اسحاق تھے۔ ان کے تمام رفقاء مولانا عطاء اللہ طارق کی دل وجان سے قدر کرتے تھے۔ مولانا کے اخلاص، للٰہیت اور ایثار وقربانی کے معترف تھے۔ اب بھی ڈاکٹر محمد مصطفےٰ، حاجی عبداللطیف، چودھری محمد یونس، چودھری عبدالرشید، حاجی محمد اقبال مسجد کی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

مولانا عطاء اللہ طارق بڑے مہربان اور مشفق تھے۔ ہمیشہ ناصحانہ گفتگو کرتے۔ مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد جب جامعہ سلفیہ میں تدریسی کام کا آغاز کیا تو بڑے خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ محنت،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لگن اور اخلاص سے کام کرو۔ اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت پیدا کرے گا۔ میری جامعہ کے ساتھ گہری وابستگی پر اطمینان کا اظہار فرماتے۔ مگر ساتھ ہی شکوہ بھی کرتے کہ علاقے کو آپ لوگوں کی ضرورت ہے' لیکن آپ نے کبھی توجہ نہیں دی۔ خصوصاً حافظ محمد سعید کا بھی گلا کرتے' جن کا تعلق گگومنڈی سے ہے اور وہ لاہور منتقل ہو گئے ہیں اور گاہے بگاہے ہی گگو آتے ہیں۔ اسی طرح رمضان المبارک کے آخری روز ظہر کے بعد ان سے ملاقات ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں بڑی دردمندی سے یہ شکوہ کیا کہ آپ نے نہ تو خود یہاں توجہ دی اور نہ ہی حافظ محمد سعید اطہر صاحب یہاں آئے' بلکہ مولانا زبیر احمد ظہیر کو بھی خوشاب بھیج دیا۔ فرمانے لگے میں نے جو ادارہ قائم کیا ہے' اس کی آبیاری کرنا آپ کا بھی فرض ہے۔ مولانا نے گذشتہ چند سالوں سے ایک مثالی تعلیمی ادارہ گگو کے قریب ہی تعمیر کیا ہے۔ جس میں ایک شاندار جامع مسجد برادرم ریاض احمد خاں آف شارجہ کے تعاون سے مکمل ہوئی ہے۔ باقی ادارے میں حفظ کے علاوہ ترجمہ قرآن اور ابتدائی کلاس کا آغاز کیا گیا تھا۔ مولانا روزانہ صبح شام تشریف لے جاتے اور عصر تک وہاں خدمت سرانجام دیتے تھے۔ سارا کام لوجہ اللہ کر رہے تھے۔

مولانا مرحوم لکھوی اور روپڑی خاندان سے بے حد متاثر تھے۔ بلکہ انہوں نے اپنی تعلیمی و تربیتی مراحل ان کے ہاں مکمل کیے۔ مناظر اسلام مولانا عبدالقادر روپڑی مرحوم کے خصوصی مداح تھے۔ اکثر ان کے پروگرام ترتیب دیتے اور جب لاہور تشریف لاتے تو ان کے ادارے جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں میں حاضر ہوتے۔ ان کی صحبت اختیار کرتے اور ان کا تذکرہ نہایت ادب و احترام کے ساتھ کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر روپڑی خاندان کے چشم و چراغ مولانا عبدالوہاب روپڑی اور مولانا عبدالغفار روپڑی بنفس نفیس موجود تھے۔ اسی طرح لکھوی خاندان کے ساتھ بھی مولانا بڑا پیار کرتے تھے۔ آپ کی شادی اوکاڑہ میں ہوئی تھی۔ اکثر آنا جانا رہتا تھا۔ لہٰذا مولانا معین الدین لکھوی صاحب کو ملے بغیر واپس نہ جاتے تھے۔ مولانا لکھوی صاحب اپنی علالت کے باعث جنازہ میں شریک نہ ہو سکے' لیکن ان کے صاحبزادے مولانا حمود لکھوی اور ڈاکٹر ضیغم صاحب موجود تھے۔

مولانا عطاء اللہ طارق بہت منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ لالچ' طمع' حرص نام کی کوئی چیز آپ میں نہیں تھی۔ انتہائی خوددار اور قناعت کی دولت سے مالا مال تھے۔ بہت باوقار زندگی گزاری۔ عیال دار تھے۔ آپ کے گیارہ بیٹے بیٹیاں ہیں۔ جن کی کفالت کرتے تھے۔ بڑے بیٹے کو حکمت کی تعلیم دلائی اور اپنی مسند پر بٹھا دیا۔ اکثر بچے حافظ قرآن ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخری ملاقات کے دن میں نے خصوصیت کے ساتھ ان کی صحت اور چہرے کی تازگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور یہ راز دریافت کیا کہ آپ کا چہرہ گلنار بنا ہوا ہے' لگتا ہے کہ آج کل خاص خوراک استعمال کرتے ہیں۔ فرمانے لگے بالکل نہیں وہی سادہ خوراک لیتا ہوں۔ البتہ یہ تو دین کی خدمت کا صلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحت و عافیت سے نوازا ہے۔ کسے معلوم تھا کہ مولانا چند دن بعد ہی داغ مفارقت دے جائیں گے۔ عیدالفطر کے دن آپ کی خوشدامن اوکاڑہ میں رحلت فرما گئی۔ خطبہ عید کے بعد اوکاڑہ تشریف لائے' لیکن چار دن بعد خود بھی عازم عالم بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی نمازِ جنازہ جمعہ کے بعد تین بجے بسم اللہ کاٹن فیکٹری میں ادا کی گئی۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار روپڑی نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ نمازِ جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء عوام اور خواص شامل تھے اور ہر آنکھ اشکبار تھی اور آپ کے خلوص للّٰہیت اور سچائی کی گواہی دے رہی تھی۔ علم و عمل کا یہ عظیم سپوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گیا۔

آپ کی رحلت سے ناقابل بیان نقصان ہوا ہے۔ خصوصاً گگومنڈی اور اس کے گردونواح کے لوگ بہت بڑی خیر سے محروم ہوئے ہیں۔ آپ کی بدولت جن لوگوں کو صحیح کتاب وسنت کی تعلیم ملی اور توحید سے آشنا ہوئے' بہت غمگین نظر آ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ان کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ عدل وانصاف اور ملکی استحکام

بچوں اور حفاظ قرآن کا قتل عام کیا جا رہا ہو' سب سے بڑا ظلم تو یہ ہے کہ حدود اللہ کی پامالی کی جا رہی ہو اور سرعام اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جا رہا ہو۔

سنن ابن ماجہ کتاب الفتن میں موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی قوم میں عریانی اور فحاشی' بدکاری' بے حیائی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم میں ایسی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے جو اس سے پہلے لوگوں میں موجود نہ ہوں۔ جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی شروع کر دے تو ان پر ظالم حکمران مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ جب کوئی قوم صحیح زکوٰۃ نہ دے تو قحط سالی کا عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی جانور نہ ہو تو پانی کی ایک بھی بوند باقی نہ رہے۔ جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی سے کیے ہوئے عہد کو پامال کرتی ہے تو اس قوم پر ایسے لوگ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو ان میں سے نہیں ہوتے اور وہ ان کے وسائل اور ذخائر پر قابض ہو جاتے ہیں۔ جب کسی قوم کے حکمران حدود اللہ کی پامالی شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آپس میں نفاق اور لڑائیاں پیدا کر دیتا ہے۔

آیئے حکمران اور عوام سب اپنے اعمال پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اس بدتر حالت میں پہنچانے میں کس کا کردار کتنا ہے؟ جب یہ پتہ چل جائے گا تو اصلاح بھی ممکن ہو گی۔

© rasailojaraid.com